فضیلت قرآن مجید

(از مولوی محمد امین صاحب شوق مبارکپوری متعلم رحمانیہ)

مسلمانو! خلاق عالم نے بنی نوع انسان کی ہدایت و اصلاح کیلئے مختلف زمانوں اور متفرق قرنوں میں متعدد نبی و رسول مبعوث فرمائے۔ حضرت سے سے لیکر ہمارے نبی آخر الزماں تک جتنے انبیائے کرام ہماری اصلاح و ہدایت و رہنمائی کیلئے بھیجے گئے ان کی تعداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ غرض کہ جتنے انبیار بنی نوع انسان کی اصلاح و ہدایت کیلئے بھیجے گئے ان میں سے بعض کو آسمانی کتابیں دی گئیں مثلاً اولوالعزم انبیارکرام سے حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا ہوئی اور جناب ابراہیم علیہ السلام کو صحیفے مرحمت فرمائے گئے۔ اور ہمارے نبی آخرالزماں احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک دیا گیا۔

الغرض ہر نبی کے مرتبہ و شان کے لحاظ سے من جانب اللہ ایک کتاب عطا ہوئی لیکن چونکہ ہمارے نبی آخرالزماں تمام انبیار اولین و سابقین بلکہ جملہ بنی نوع انسان کے سردار ہیں اس لئے آپ کے شایان شان وہ مقدس کتاب اتاری گئی جس کی بزرگی و عظمت خود قرآن پاک میں ان الفاظ کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ الخ یعنی اے پیغمبر اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم دیکھتے کہ خدا کے خوف سے پہاڑ جھک گیا ہوتا اور پھٹ پڑا ہوتا۔ اور ہم یہ مثالیں اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ سوچیں اور سمجھیں۔

مسلمانو! دیکھا آپ نے قرآن وہ عظیم الشان کتاب ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسکو پہاڑ پر نازل فرماتا تو خشیت اور اسکی ہیبت کی وجہ سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ دوسرے مقام میں قرآن پاک کی بزرگی و عظمت ان لفظوں میں بیان فرماتا ہے انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال الخ یعنی اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ ہمنے اپنی امانت یعنی قرآن کو آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اٹھا لیا بیشک انسان اپنے حق میں بڑا ظالم ہے۔ بھائیو! دیکھا یہ قرآن مجید کی عظمت و جلالت ہے کہ پہاڑوں اور زمینوں اور آسمانوں نے اس بار گراں کے تحمل برداشت کرنے سے انکار کر دیا اور اسکی ہیبت و خوف سے ڈر گئے۔ قرآن پاک کے من جانب اللہ اور آسمانی کتاب ہونیکی یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ تیرہ سو برس سے آجتک کوئی شخص قرآن کے مثل ایک سورہ کیا ایک آیت نہیں بنا سکا۔ عرب کے بڑے بڑے شعرار جنکی فصاحت و بلاغت دنیا کو مسلم ہے وہ بھی قرآن کے مثل ایک چھوٹی سی آیت بنانے سے عاجز و قاصر رہے۔ قرآن کا تو اعلان تھا کہ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ

(اے کفار مکہ بلکہ دنیا کے تمام لوگ) اگر شک کرتے ہو کہ یہ قرآن جو ہمنے اپنے بندے (محمد) پر نازل کیا ہے خدا کا کلام نہیں ہے تو ایک سورۃ قرآن جیسی بنا لاؤ۔ مگر آجتک کوئی ایک آیت بھی نہ بنا سکا اور کیونکر بنا سکتا جب خود خدائے تعالیٰ نے فرمادیا ہو قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ یعنی اے محمد کہدے کہ اگر جمع ہو جائیں انسان اور جن اس بات پر کہ لائیں اس قرآن کے مثل نہیں لاسکتے اس قرآن کے مثل اگرچہ بعض ان کے بعض کیلئے مددگار رہوں۔

قرآن کی اس تحدی کا جواب آج تک کسی سے نہ بن پڑا اور نہ بن پڑے گا۔ جب عرب کے بڑے فصحا و بلغا حیران رہ گئے تو آج کل عجمی لوگ کوئی عیسائی یا آریہ کیا ایک آیت بھی اس جیسی لکھ سکتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ہفوات و لغویات کا کوئی مجموعہ تیار کرلے مگر ہمارے قرآن کی شان کے ہزارویں حصہ کو بھی نہیں پاسکتا۔

اب ہم قرآن کریم کو اسلام کی شرعی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اللہ اکبر مسلمانوں کیلئے قرآن ایک ایسی نعمت ہے کہ دنیا میں کوئی قوم اس کی نظیر نہ پاسکی۔ خدا نے فرمایا۔ انا نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ہم نے قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرینگے چنانچہ دنیا میں آئے ہوئے ساڑھے تیرہ سو برس ہو گئے مگر قرآن میں ایک حرکت کا بھی فرق نہ ہو سکا۔ بلاشبہ قرآن کا محافظ خدا ہے اور قیامت تک یہ رہے گا۔ احادیث سے قرآن کی فضیلتیں بے حد وشمار ہیں۔ قیامت میں قرآن بھی اپنے تلاوت کرنیوالوں کو شفاعت کرکے بخشوائے گا۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی تلاوت میں ہر حرف کی جگہ پڑھنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اللہ اکبر جو لوگ ہمیشہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں یا حافظ ہیں وہ کتنے خوش قسمت ہیں۔ ان کے پاس نیکیوں کا کتنا بڑا ذخیرہ ہے۔ قرآن کی بعض سورتوں اور آیتوں کی اتنی فضیلت ہے کہ جزوی حیثیت سے ان کے پڑھنے والے بےشمار ثواب حاصل کرسکتے۔ افسوس آج کل کے مسلمان قرآن گھروں میں رکھکر بھی کبھی تلاوت نہیں کرتے اسی لئے خدائی برکتوں سے محروم ہیں۔ نیز صرف تلاوت ہی کافی نہیں ہے۔ ہم مسلمانوں کیلئے قرآن کریم کا ہر فرمان واجب العمل ہے اس لئے ہم کو اپنے ماحول میں صرف قرآن کو پیش نظر رکھکر اس کے تمام فرمان پر عمل کرنا لازمی ہے۔ ہم اپنے ایمان کو قرآن کے حسب الارشاد خالص اور مستحکم رکھیں پھر فرائض خداوندی کو مکمل طور پر انجام دیتے رہیں تو ہماری نجات کی امید ہے ورنہ صرف دعوائے اسلام پر کیسے ہم نجات پاسکتے ہیں۔ آج دنیا میں ہماری رسوائی وذلت صرف قرآن کریم کو پس پشت ڈالدینے کی وجہ سے نظر آرہی ہیں۔ ہمارے اسلاف نے قرآن واخلاق ہی سے بے نظیر ترقیاں کیں۔ الغرض قرآن کی خوبیاں لامحدود ہیں کہ ہم مسلمان انھیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کی تفصیل محدث کے مختصر صفحات میں گنجائش نہیں پاسکتی۔ پھر آخر میں ہماری تمام مسلمانانِ ہند سے خصوصاً اپیل ہے کہ للہ ہوش میں آئیں اور کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے اسکے فرمان کو سمجھ بوجھ کر عملی طور پر بجا لائیں۔ سچ ہے ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن